سوال

(229) مردہ جانور کی خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا مردہ جانور کی خرید و فروخت جائز ہے ؟ مردہ جانور کی کھال بیچی جا سکتی ہے کہ نہیں ؟ علمائے دین سے سنا ہے کہ کھال کو رنگ دے کر بیچا جا سکتا ہے ۔ اگر کسی آدمی کے پاس رنگ کرنے کا انتظام نہ ہو تو وہ کسی بیوپاری جس کے پاس رنگنے کا انتظام ہے کو بیچ سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مردہ جانور کی خرید و فروخت ناجائز ہے صحیح بخاری میں ایک طویل حدیث کے ضمن میں ہے :

«ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام» (صحيح البخارى كتاب البيوع باب الميتة والاصنام(٢٢٣٦) صحيح مسلم كتاب المساقاة باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام(4048)(باب بيع الميتة والاصنام)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب مردار خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے ۔"

اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

(ونقل ابن المنذروغيره الاجماع على تحريم بيع الميتة ويستثنى من ذلک السمک والجراد)(فتح البارى : 4/424)

یعنی "ابن منذر وغیرہ نے مردار کی بیع کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے البتہ اس حکم سے مچھلی اور مکڑی مستثنیٰ ہے ۔" مردہ جانور کا چمڑا اور کھال وغیرہ دباغت کے بعد فروخت کرنی چاہیے دلائل کے اعتبار سے راجح اور محقق مسلک یہی ہے ۔جمہور اہل علم نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اگر کسی کے پاس رنگنے کا انتظام نہ ہو تو وہ دوسرے سے عمل دباغت کے بعد فروخت کرے اور مزدوری اس کو ادا کرنی ہوگی ۔

صاحب مراعاۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

(واما الدباغ فلا يجوز الا نتفاع كالبيع وغيره وهو القول الراجح المعول عليه ولم يقع فى رواية البخاري والنسائى ذكر الدباغ وهى محمولة على الرواية المقيدة بالدباغ)(ج1ص320)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص545

محدث فتویٰ